قصرِ نبوّت پر قادیانی حملہ

اور

ہماری ذمہ داریاں

مولانا مفتی امام علی دانش

بِسۡمِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قصرِ نبوت پر قادیانی حملہ

اور

ہماری ذمہ داریاں

— از قلم —

حضرت مولانا مفتی اسماعیل دانش رائے پوری

صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی

بتعاون

مرکز دعوۃ القرآن والسنۃ مدرسہ رئیس العلوم رائے پور گھسنی ضلع کھیری

ناشر

مکتبہ دانش محمدی ضلع لکھیم پور کھیری (یوپی) پن کوڈ ۲۶۲۸۰۴

کتابت وطباعت:- العباس پبلیکیشنز ضیاء الدین پور پوسٹ گوکل پوری، دہلی ۹۴ فون نمبر:- ۲۱۹۳۹۷۶

طباعت کی عام اجازت ہے!

نام کتاب	—	قصرِ نبوت پر قادیانی حملہ اور ہماری ذمہ داریاں
نام مصنّف	—	امام علی دانش رائے پوری
کتابت	—	العبّاس پبلیکیشنز پوسٹ گوکل پوری دہلی ۹۴
طباعت	—	پرنٹویل پریس، دلّی ۶
بارِ اول	—	جولائی ۱۹۹۸ء
تعداد اشاعت	—	ایک ہزار ۱۰۰۰
تعداد صفحات	—	بتیس ۳۲ صفحات
قیمتِ عام	—	چار روپئے ۴/

باھتمام

مولانا امام علی صاحب دانش صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی لکھیم پور

دعوتِ توحید وسنّت اور تردید شرک وبدعت کی تحریک میں مدد کیجئے

مرکز دعوت القرآن والسنّۃ

مدرسہ رئیس العلوم رائے پور گھسنی ضلع لکھیم پور کھیری یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی گذارش

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد :-

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ بیشک ہم نے ہی نصیحت (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

قرآن کریم کی حفاظت کے وعدہ میں پورے دین کی حفاظت کا پوشیدہ ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرما دی کہ :

" یہ علم ہر آئندہ نسل کے معتبر لوگ حاصل کرتے رہیں گے جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریفات باطل پرستوں کی حیلہ تراشیوں اور جاہلوں کی تاویلات کو دور کرتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

دین بھی مکمل ہو چکا اس کی حفاظت کا انتظام بھی ہو گیا۔ اور اس کی اشاعت کی ذمہ داری بھی امتِ مسلمہ پر ڈال دی گئی۔

الحمد للہ امتِ مسلمہ کبھی اپنے فریضہ سے غافل نہیں رہی اور دین کے تحفظ و اشاعت کیلئے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اللہ والے میدانِ جدوجہد میں نکلتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و حمایت سے کامیاب ہوتے رہے ہے۔ انشاء اللہ یہ سلسلۂ ہدایت قیامت تک جاری رہے گا۔ اور سلسلۂ نبوت جاری رہنے کی حاجت نہ تھی اسے ختم کر دیا گیا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ صدیق اکبرؓ کے دور سے اب تک جتنے بھی نبوت کے جھوٹے دعوے دار پیدا ہوئے ان کا مقابلہ کر کے ان کے فتنے کو مٹایا گیا۔ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور تمام صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کو مرتد و کافر قرار دے کر ان سے مقابلہ کیا حالانکہ یہ بات ثابت ہے کہ وہ لوگ کلمہ پڑھتے تھے اور اپنی اذانوں میں "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" اور "اشہد ان محمداً رسول اللہ" بھی پکارتے تھے۔ کعبہ مکرمہ کو قبلہ بھی مانتے تھے مگر عقیدۂ ختمِ نبوت کے منکر تھے اور جھوٹے نبی کے طرفدار و حمایتی تھے یہ اس بات کی عملی گواہی ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جو ان کے بعد سلسلۂ نبوت اور سلسلۂ نزولِ وحی کا قائل ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے اس بنیادی اور اجتماعی عقیدہ ختمِ نبوت کا انکار کیا ہے اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے مرزا کی تکفیر کی بہت سی وجہوں میں سے بڑی وجہ ان کا دعویٰ نبوت ہے مرزا کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے حقیقۃ النبوۃ نام کی کتاب لکھ کر اپنے والد کی نبوت کو خود ان کی کتابوں کے حوالہ سے ثابت کرنے کی کوشش کر کے

اسلام سے بغاوت کا کھلم کھلا اقرار کیا ہے۔ علماء ربانی کی کوششوں سے یہ فتنہ دب گیا تھا مگر اسلام کی مقبولیت و دعوت سے گھبرا کر اسلام کے دشمن یہود یوں اور انگریزوں نے اس فتنہ کی سرپرستی کر کے نئی زندگی دینے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اب عام قادیانی معلمین ومبلغین نے مسلمانوں کے غیر تعلیم یافتہ اور پریشان حال لوگوں میں اس طرح کام کرنا شروع کیا ہے کہ اپنے روپیئے سے مدرسے تعمیر کراتے ہیں اور لوگوں کو ہمنوا بنانے کے لئے مالی تعاون کی پیشکش کرتے ہیں۔ عزیزم مولانا محی الدین خاں سلمہٗ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ضلع سیتاپور کے بعض مقامات پر قادیانی مذہب کے معلّم ومبلغ بڑی چالاکی سے کام کر رہے ہیں۔ دل میں شدید تقاضہ ہوا کہ فتنۂ قادیانیت کے حق میں اگرچہ علماء نے کتابوں کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے پھر بھی ضرورت ہے کہ آسان زبان میں کچھ مختصر رسالے بھی شائع کر کے پورے علاقے میں پھیلائے جائیں تاکہ بھولے بھالے مسلمان اس فتنہ سے آگاہ ہو جائیں اور زہر ملی ہوئی میٹھی گولیاں کھا کر ایمان کو خدانخواستہ تباہ نہ کر بیٹھیں۔ علاقہ کے علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ قصرِ نبوت پر حملہ کرنے والوں کے مقابلے میں متحد ہو کر جد وجہد کریں بعض عزیز آگے بڑھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اسلام کا محافظ وپاسبان بنائے۔ آمین

والسلام

کتبہٗ امام علی دانش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔ اَمَّا بَعۡدُ :

اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں ۔ ان کے علاوہ کوئی خاتم النبیین نہیں ان پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ۔ ان کی تعلیم و ہدایت زندہ جاوید ہے ان کی شریعت دائمی اور آفاقی ہے ۔ ان کا اسوۂ حسنہ محفوظ ہے ۔ وہ کسی خاص قوم ایک ملک کیلئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ۔ ان پر نازل کی جانے والی کتاب قرآن مجید اپنے اصلی الفاظ کے ساتھ موجود ہے اس میں ایک حرف ایک نکتہ ایک زیر و زبر کا فرق نہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کے ذریعہ اسلام کی کامل و مکمل و جامع تعلیم دی جا چکی ہے جس کے سیکھنے کے ذرائع بھی موجود ہیں اب اس تعلیم و ہدایت محمدی میں نہ کچھ گھٹانے اور نہ کچھ بڑھانے کی ضرورت ہے اور نہ کوئی نقص رہ گیا ہے جس کی تکمیل کے لئے کسی نبی کے معبوث ہونے کی ضرورت ہو ۔ حضرت محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے تابندہ موجود ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کیلئے کافی ہے ۔ اس کے بعد کسی دوسری نبوت ۔ کسی دوسری شریعت کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت قطعی نہیں ہے ۔

عقیدۂ ختمِ نبوت قرآن وحدیث واجماعِ امت کا متفقہ فیصلہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا اور وحی اترنے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مدعی کاذب ہے اور مفتری ہے۔ اسلام کے بنیادی عقیدے کا منکر ہے۔ اہل قبلہ اور اہل لا الٰہ الا اللہ میں داخل نہیں ہے ملتِ اسلامیہ سے خارج ومرتد ہے اور جو شخص اس قسم کے دعاوی کرنے والے کو مسلمان سمجھے وہ بھی مسلمان باقی نہیں رہتا۔ امتِ محمدیہ ناجیہ سے الگ ہو جاتا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ نے اپنے رسائل ختمِ نبوت میں ایک سو قرآنی آیات اور دو سو دس احادیث نبوی اور آثارِ صحابہ کرام سے عقیدۂ ختمِ نبوت کو مبرہن ومدلل فرمایا ہے اور دیگر بہت سے علمائے کرام نے بھی اس موضوع پر اتنا علمی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے کہ کسی بھی عقلِ سلیم رکھنے والے حق کے متلاشی کو ختمِ نبوت کے عقیدہ کے ضروریاتِ دین میں داخل ہونے اور اس کے منکر کے اسلام کے باغی ومرتد ہونے میں شک نہیں ہو سکتا مختصر طور پر یہاں بطور یاددہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کی حیثیت وضلالت عقل ونقل کی روشنی میں واضح کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق

قرآنی بیانات | ارشادِ ربانی ہے (۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (پ ۲۲ رکوع ۲)

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں آخر ہیں۔

تمام مستند تفسیروں اور لغاتِ عربی کی کتابوں میں خاتم النبین سے سب نبیوں سے افضل آخری نبی مراد لیا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی دعوئی نبوت کاذبہ سے قبل آیتِ کریمہ مذکورہ کا یہی مطلب سمجھا تھا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔

"میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

ٹھیک اسی طرح خاتم النبین کے معنیٰ ہیں۔" حضور علیہ السّلام آخر الانبیار ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصبِ نبوت نہ دیا جائے گا (تریاق القلوب صفہ ۱۵۷ بحوالہ ہدایت المتری)

مرزا اپنی اس تحریر کے اعتبار سے بھی نبوت کے دعوے میں جھوٹے ٹھہرتے ہیں ؏ مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

(۲) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پ۶ المائدہ)

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لئے تمھارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمھارے لئے دینِ اسلام ہی پسند کیا۔

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن عصر کے وقت سنہ ۱۰ھ میں نازل ہوئی۔ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر (جلد ۲ صفہ ۳۷۹) پر لکھا ہے۔

یہ اس امت پر اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کا دین کامل کر دیا۔ اب اس کو اتباع کرنے کے لئے کسی دوسرے دین کی حاجت نہیں اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی ضرورت نہیں ان کو خاتم الانبیاء بنایا۔ اور ان کو تمام انسانوں اور جنات کی طرف مبعوث فرمایا۔

(۳) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (پ ۲۸ صف)

ترجمہ :- اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام دینوں پر غالب کر دے۔ غلبہ دینے اور بلند کرنے کی یہی صورت ہے کہ وہ ان کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے اور ان کی پیروی کرنے پر نجات و مغفرت کو منحصر کر دیا ہے۔ ان کے بعد کسی کو نبوت ملنا اور اس پر ایمان لانا تسلیم کیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ اور اس کی بلندی کو ختم کرنا پڑے گا اور آیت بالا کا انکار لازم آئے گا۔

(۴) قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (اعراف)

ترجمہ :- فرما دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں"

(۵) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (پ ۲۲ سورہ سبا)

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ کسی استثناء کے بغیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں جیسا کہ خود آپ کا ارشاد بھی ہے اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ حَيًّا وَّمَنْ يُّوْلَدُ بَعْدِیْ۔

یعنی میں ان تمام لوگوں کے لئے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لئے بھی جو میرے مرنے کے بعد ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۶ صفحہ ۱۰۱)

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ۔ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہونے پر بہت سی آیتیں صراحت سے دلالت کرتی ہیں۔ اور اس مضمون کی احادیث تو بیشمار ہیں۔ یہ مسئلہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ صفحہ ۲۵۳)

جب قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کے لئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں پھر نبی کا مبعوث کیا جانا فعل عبث ہوگا اور اللہ تعالیٰ فعلِ عبث سے پاک ہے۔ اس لئے خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دے گا۔ ہاں شیطان کسی کو اپنا نبی بنالے تو یہ دوسری بات ہے۔

(۶) تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (پ ۸۔ فرقان)

ترجمہ: برکت والا ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا تاکہ تمام جہان والوں کے لئے نذیر بنے۔

یہ چند آیتیں ذکر کی گئیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی آیتیں ہیں جو صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہیں آپؐ کی بعثت تمام جہان کیلئے ہے۔ آپ کی تعلیم و ہدایت سب کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے سلسلۂ نبوت آپ پر ختم کر دیا گیا۔ آپ کے بعد کسی کے

پاس وحی آنے اور اب کسی کے منصب رسالت و نبوت کو فائز کرنے کو تسلیم کرنا قرآن کریم کو جھٹلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

احادیثِ طیّبہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی نے گھر بنایا اور اس کو عمدہ و آراستہ بنایا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ اس کو دیکھنے جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ محل کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پُر کر دیا اور مجھ سے ہی نبوت کا محل مکمل ہو گیا۔ کیونکہ ایک آخری احسن ترین اینٹ کی کمی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے اس آراستہ و پیراستہ محل کی تعمیر پوری ہو گئی۔ اب اس میں کسی تشریعی یا غیر تشریعی ظلّی یا بروزی اینٹ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کے مدعیٔ نبوت کے کاذب ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

(۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے بعد ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے لیکن میرے بعد نبوت نہیں (بخاری جلد ۲ صفہ ۶۳۳ و مسلم ج ۲ صفہ ۲۷۸)

غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسولِ اقدس نے حضرت علیؓ کو گھر کی نگرانی کے

کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ اور تسلی کے لئے مذکورہ بالا الفاظ فرمائے تھے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لا نبوۃ بعدی (میرے بعد نبوت نہیں) اسی وسوسۂ شیطانی کو دور کرنے کے لئے فرمایا جو آپ کے بعد لوگوں میں پھیلایا جانے والا تھا۔ اس حدیث سے آپ کے ساتھ اور آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا سلسلہ ختم ہو جانا صاف طور سے ثابت ہے۔

(۳) حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عاقب یعنی سب انبیاء کے بعد آنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی جلد ۲ صہ ۱۰۷)

(۴) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا (ترمذی ج ۲ صہ ۲۳۴)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مطلق نبوت کے دعویدار بہت سے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی سودائیت یا مالیخولیا پن میں ایسی کفریہ بات کہنے لگے جن کی تعداد بہت ہو گی۔ مالیخولیا ایک مرض ہے جس میں انسان عجیب و غریب باتیں کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ نبوت اور خدائی تک کا دعویدار ہو جاتا ہے مگر تیس ۳۰ دجّال ایسے ہوں گے جن کے دعوے کچھ ماننے والے بھی ہو جائیں گے اور جن کا کسی درجے میں اثر بھی عوام پر پڑنے لگے گا۔ جب کہ آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے اب کوئی نبی مبعوث نہ ہو گا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ دجالوں کا سلسلہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی سلسلۂ دجل و تدلیس کی ایک کڑی ہیں۔ اور دجالِ اکبر کا آنا ابھی باقی ہے۔

یا ربّ العالمین ہم سب کو فتنۂ دجال سے بچا لینا۔

اسلاف و اکابرِ امت کا متفقہ فیصلہ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نبوت کے جھوٹے دعوے داروں اسود عنسی و مسیلمہ کذاب کے فتنوں کو مٹایا اور ان کے بعد بھی آنے والے تمام ہی علمائے کرام نے متفقہ فتویٰ دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت ضروریاتِ دین میں سے ہے اس کا انکار کرنا کفر و ارتداد ہے اور نبوتِ محمدی کے عالیشان محل پر باغیانہ حملہ ہے۔

ملا علی قاری حنفی شارحِ مشکوٰۃ فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا سب علماء کے نزدیک کفر ہے۔ (شرح فقہ الاکبر صـ۲۰۲)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ "جو کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے تو وہ مسلمان نہیں اور آنحضرت کے بعد کوئی دعویٰ رسالت کرے تو وہ کافر ہو گیا۔ (ج ۴ صـ۲۹۱)

علامہ آلوسی زادہ بغدادی فرماتے ہیں۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے واضح طور پر بتلا دیا اور اسی پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہو چکا۔ اس کے خلاف جو دعویٰ کرے وہ

کافر ہے (روح المعانی ج ۶ صفحہ ۶۵)

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ "ہر وہ شخص جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا ہے اور افترا پرداز دجال و گمراہ و گمراہ کرنے والا ہے"

قاضی عیاضؒ نے فرمایا ہے:

باوجود تمام اصول صحیحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اعتراف کے بعد جو شخص آپ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے۔ یا صفائی قلب کے ذریعہ نبوت کے درجہ تک پہنچنے کا یا کسب کے ذریعہ حاصل کرنے کو جائز سمجھے یا خود دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے اگرچہ صراحتہً نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ بس یہ جھوٹے مدعی کافر ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ آپ نے خبر دی ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (شفاء شریف صفحہ ۲۷۰ تا صفحہ ۲۷۹)

شبہات کے جواب

تفسیر کشاف میں عقیدۂ ختم نبوت کو اسلام کے بنیادی عقیدوں میں شامل ہونا واضح کرتے ہوئے ایک شبہ کا جواب بھی دیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

فَاِنْ قُلْتَ کَیْفَ کَانَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَعِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْزِلُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ۔ قُلْتُ مَعْنٰی کَوْنِہٖ اٰخِرَ الْاَنْبِیَاءِ اَنَّہٗ لَا یُنَبَّأُ اَحَدٌ بَعْدَہٗ

اگر تم کو شبہ پیش آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آخری نبی کے معنیٰ یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا

وَعِیْسٰی مِمَّنْ نَبِیٌّ قَبْلَہٗ ؕ جائے گا اور عیسیٰؑ ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔

تفسیر خازن میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نبوت کو ختم کر دیا نہ ان کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہوگی اور نہ ان کے ساتھ کسی کو نبی بنایا گیا۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ ابو السعود پر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ آمد سے جو شبہ گمراہ لوگ پیش کر رہے ہیں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبوت مل چکی ہے اور وہ آپؐ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ اب قیامت کے قریب آکر وہ ترویج شریعتِ محمدی اور قتلِ دجالِ اکبر کا فریضہ انجام دیں گے۔ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی وہ سر اسر عمل نہیں کریں گے بلکہ شریعتِ محمدی پر عمل پیرا ہوں گے جس سے شریعتِ محمدیؐ کے اکمل و جامع ہونے کی مزید دلیل سامنے آجائے گی۔ فللّٰہِ الحجۃ البالغۃ۔

سلسلۂ قادیان سے تعلق رکھنے والے عام طور سے کہتے ہوئے سنے گئے کہ اہل قبلہ اور اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع بھی تو کیا گیا ہے۔ اس لئے مرزائیوں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے جب کہ وہ کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں اور ان کا قبلہ بھی الگ نہیں ہے۔ ان کا یہ کہنا محض مغالطہ اور دھوکہ ہے کیونکہ اہل قبلہ اور اہل لا الٰہ الا اللہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان تمام ضروریاتِ دین کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کرتے ہیں جو تواتر کے ساتھ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت اسی قسم کی ضروریاتِ دین میں سے ہے

جو تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور جن کا انکار کفر و ارتداد ہے۔ اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کو قبلہ مانے مگر بت پرستی بھی کرے۔ انبیاء کرام کی نعوذ باللہ توہین کرے۔ قرآن کریم کی کسی آیت کا انکار کرے یا اس میں شک کرے۔ قرآن حکیم کی جن آیات کا مصداق حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کا مصداق اپنے کو بتائے وہ خالی زبان سے کلمہ کے الفاظ ادا کر لینے سے مومن و مسلم نہیں ہو سکتا۔ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث کی مکمل تصدیق کرتے ہیں۔ ایمان نام ہے خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے تسلیم کر لینے کا۔ اور جس کو دین محمدی تسلیم نہیں ہے وہ حقیقی اہل قبلہ اور سچائی کے ساتھ کلمہ گو نہیں ہے۔ فَافْهَمْ وَتَدَبَّرْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ؕ

اسلام کے دشمنوں کی سازش

اسلام کے دشمن یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں نے جب میدانِ مقابلہ میں مسلمانوں سے دلائل و براہین اور قوت و شوکت میں پے در پے شکستیں کھائیں اور مقہور و مغلوب ہوئے تو انھوں نے مارِ آستین بنکر اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی سازشوں کا سلسلہ شروع کیا۔ ابن سبا یہودی نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر محبتِ اہل بیت کا نعرہ لگایا اور عقیدۂ نبوت کے مقابلہ میں نظریۂ امامت کا عنوان اختیار کیا اور اسلام کا نیا ایڈیشن تیار کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ جس کے فتنہ انگیز اثرات آج بھی مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرتے رہتے ہیں جس کی تفصیل کا اس مختصر رسالہ میں موقع نہیں ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام کی شکل مسخ کرنے کے لئے مستشرقین

کو کھڑا کیا جو تعلیم و تہذیب کے دلکش نام پر اللہ کے آخری نبی کی شریعت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ الحاد و دہریت عقل پرستی، معجزات کا انکار، اسلافِ امت سے بدظنی۔ تفسیر و فقہ کے قدیم ذخیروں پر عدمِ اعتماد، اکابر امت کی تنقیص علماء حق کی بدگوئی، خالص مادہ پرستی یا پھر خاندانی و قومی رسوم و رواج کی اتباع پر اصرار، بے حیائی و فحاشی وغیرہ کا فروغ۔ جتنی بھی گمراہی کی شکلیں ظاہر ہوئیں اور ہو رہی ہیں ان تمام کا مقصد اسلام کی مخالفت ہے۔ اور جتنے ملحدین دشمنانِ دین ہوتے ہیں اور جو موجود ہیں ان سب کی متحدہ اور مشترکہ کوششوں کا خلاصہ یہی ہے کہ اسلام اپنی اصلی شکل میں جو اس وقت دنیا میں موجود ہے اس میں تحریف کر کے اسے ناقابلِ اعتماد بنا دیا جائے۔ اسی لئے دین کے نام پر بیدینی پھیلانے والوں کا پہلا نشانہ علماء حق رہے ہیں اور آج بھی قرآن و حدیث کو صحیح شکل میں پیش کرنے والے علماء ربانی ہی کو مطعون کرنے کی پہلی کوشش دشمنانِ دین مارِ آستین بن کر کر رہے ہیں۔ لیکن ماضی کی طرح وہ حال و مستقبل میں بھی نامراد و ناکامیاب رہیں گے۔ دین محمدی محفوظ و تابندہ ہے۔ اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی ظلمت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

قادیانی فتنہ

چودھویں صدی ہجری میں مسلمانوں کی دنیاوی شوکت و قوت کو پامال کرنے کی کوششوں میں اسلام کے دشمن یہودیوں اور انگریزوں نے جب عارضی کامیابی حاصل

کرلی تو ان کے ناپاک حوصلے بلند ہو گئے اور انھوں نے اسلام میں تحریف اور شریعتِ محمدی میں رخنہ اندازی کے لئے قادیان کے رئیس حکیم غلام مرتضیٰ کے بیٹے مرزا غلام احمد کی در پردہ حمایت شروع کردی تاکہ مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو مٹاکر ان پر اپنا اقتدار مضبوطی کے ساتھ قائم کیا جائے۔ مرزا غلام احمد نے پادریوں کے مذہبی عقائد میں بحث کرکے شہرت حاصل کرلی تھی۔ ان کے دماغ میں بڑائی کا سودا سمایا۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں الہام کا دعویٰ کیا اس کے اٹھائیس سال بعد مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۰ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور مئی ۱۹۰۸ء کے قریب اپنی موت سے پہلے مستقل نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے۔ غالباً مرزا کو بھی اندازہ ہوگا کہ نبوت کا دعویٰ اگر وہ اول لمحہ میں کردیں گے تو مسلمانوں کے لئے قطعی ناقابل برداشت ہوگا۔ اسی لئے انھوں نے تدریجی چال چلی اور دل کا مدعیٰ کافی تاخیر سے زبان پر لائے۔ مرزائے قادیان کے خلیفہ اور پسر مرزا محمود نے حقیقۃ النبوۃ میں پوری تفصیل و وضاحت سے اپنے والد کے نبوت و رسالت کو ثابت مانا ہے۔ اور جو لوگ پہلی تحریروں کی بنیاد پر مرزا کے جھوٹے دعویٰ نبوت میں تاویلیں کرتے ہیں ان کو گمراہ و غلط گو بتایا ہے۔ اگرچہ مرزا کے مذہب کے مبلغین مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے آج بھی دوسرے موضوعات حیاتِ مسیح و خروجِ دجال و آمد مہدی وغیرہ پر گفتگو کرکے شکوک و شبہات و وساوس پیدا کر رہے ہیں اور اجرائے سلسلۂ نبوت اور مرزا آنجہانی کے دعویٰ نبوت کا اظہار بہت بعد کو اپنے دام تزویر

میں گرفتار کرنے کے بعد کرتے ہیں ۔ آج کل یہ فتنہ نئے نئے چہرے بدل کر سامنے آرہا ہے ؎

بدل کے بھیس زمانے میں پھر سے آئے ہیں
اگرچہ پیر ہے آدم جواں ہیں لات و منات

اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوش نصیب بندے مردانِ حق آگاہ دین کے خلاف اٹھنے والے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بھی میدان میں آچکے ہیں ۔ اور صاف صاف اعلان کر رہے ہیں ؎

جو جان چاہو تو جان دے دیں
جو مال مانگو تو مال دے دیں
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا
نبی کا جاہ و جلال دے دیں

مالی وسائل کے حساب سے اگرچہ یہ دشمنانِ دین مضبوط ہیں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تائید سے محروم ہیں ۔ انشاء اللہ خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار فدائی ہی کامیاب رہیں گے ۔ ؎

اگر حکم نبی پر جان دیدینے کا جذبہ ہو
تو اسباب و وسائل کی کمی سے کچھ نہیں ہوتا

ظفر علی خاں مرحوم کا ایمان افروز بیان انھوں نے عدالت کے کمرہ میں یہ بیان دیا تھا ’’ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں مرزائیوں کو

کسی قسم کا گزند نہ پہنچے گا۔ لیکن جہاں تک مرزا غلام احمد کا تعلق ہے ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے۔ اس نے حضور کی ختم المرسلینی میں نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے اپنے اس عقیدہ میں ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں ہوں۔ اس سلسلہ میں قانونِ انگریز کا پابند نہیں قانون محمدی کا پابند ہوں۔

(تحریک ختم نبوت بحوالہ الرشید خاص نمبر صفحہ ۶۹۲)

مسلمانوں کا مشورہ

عام مسلمانوں کو قادیانیوں کی چالبازیوں سے ہوشیار رہنا چاہئے ان کے معلمین و مبلغین سے صاف صاف دوٹوک انداز میں کہہ دینا چاہئے کہ ہم رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ جو ان کے بعد جھوٹے نبوت کے دعوے دار ہیں ہم ان کو نہیں مانتے۔ مباحثہ و مناظرہ کے لئے علماء کرام کو رہبر بنائیں۔ خود بحث نہ کریں۔ علماء کرام کو بھی مرزا کے بدترین کفریہ دعویٰ نبوت سے گفتگو کا آغاز کرنا چاہئے۔ کیونکہ جب مرزا کا کاذب ہونا ثابت ہو گیا تو اس کی تمام تحقیقات و تاویلات خود بخود باطل و رد ہو گئیں۔

مسلمانوں پر یہ بھی لازم ہے کہ قادیانی فتنہ اور عیسائی مشنریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا مقابلہ متفقہ و متحدہ طور پر کریں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار امتی ہونے کا حق ادا کریں اور شریعت

محمدی کے خلاف بغاوت کرنے والوں سے کوئی مصالحت اس وقت تک نہ کریں جب تک وہ تائب نہ ہو جائیں ۔

عیسائی مشینریوں اور قادیانیوں کی طرف سے دیئے جانے والے مالی تعاون اور تعلیم کے نام پر ان کی جانب سے ملنے والی رقم کی لالچ میں نہ آئیں ۔ اپنی حلال کمائی سے چندہ کر کے گاؤں گاؤں محلے محلے دینی مکاتب قائم کریں اور مساجد کو نمازیوں سے آباد کریں ۔ خود بھی دین سیکھیں اور اپنی نسلوں کو دین کا امانت دار حامل بنائیں ۔ اسلامی عقائد و اعمال و آداب ، اور اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنا کر اپنی اور دنیا کی بھلائی کا فریضہ انجام دیں ۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

اسلام کے مقابلہ میں قادیانی نظریات

۱۔ اسلامی شریعت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں مگر قادیانی مذہب میں ان کے مرزا صاحب نبوت پر ایمان لانا فرض ہے۔ مرزا نے کہا ہے کہ۔

"میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵)

"سچا خدا وہ خدا ہے جس نے قادیان پر اپنا رسول بھیجا"

(دافع البلاء صفحہ ۱۱)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول و نبی ہیں"

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزا کے فرزند نے حقیقۃ النبوۃ میں اپنے والد کے ان تمام دعووں کی سچائی ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے جس میں نبوت و رسالت کا صریح اظہار ہے پھر بھی مرزا کے متبعین کے ایک گروہ کی بے جا جسارت اور ڈھٹائی ہے کہ وہ مرزا کو صرف مصلح و مجدد کہنا پسند کرتے ہیں۔ بہرحال کسی نبوت کے مدعی کاذب کو کسی اعتبار سے

مسلمان سمجھنا خود کفر ہے ۔ اے اللہ ہر قسم کے کفر و ضلالت سے اپنے بندوں کی حفاظت فرما ۔ آمین

۲۔ اسلامی شریعت میں حضور کی شریعت مدار نجات ہے ۔ مگر قادیانی نظریہ میں ان کے مرزا کی تعلیم پر عمل کیے بغیر نجات نہیں ۔

مرزا آنجہانی کا قول پڑھیے ۔

" الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے ۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے ۔

(انجام آتھم صفحہ ۶۲)

۳۔ اسلامی شریعت میں وحی آنے کا سلسلہ بند ہے مگر قادیانی نظریہ میں ان کے مرزا صاحب پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی ۔

۴۔ اسلامی شریعت میں معجزات بھی اب کسی سے ظاہر نہ ہوں گے ۔ مگر قادیانی نظریہ میں ان کے مرزا صاحب کے معجزات لاکھوں ہزاروں ہیں ۔

۵۔ اسلامی شریعت میں کسی نبی کی پیشین گوئی جھوٹ نہیں نکلتی مگر قادیانی نظریہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں (نعوذ باللہ) جھوٹ نکلیں اور ان کے مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں بھی متعدد جھوٹی نکلیں ۔

مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے اپنے نکاح کے متعلق جو پیشین گوئی کی تھی وہ جھوٹی نکلی جس کی تفصیل بہت مشہور ہے ۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم کے متعلق مرزا صاحب نے یہ پیشین گوئی کی تھی

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیساکہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہیں ہوتیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں اگر یہ دعویٰ میرے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد و کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

(راقم عبداللہ احمد مرزا غلام احمد مسیح موعود
اشتہار مرقوم ۱۵ راپریل ۱۹۰۷ء)

اس اشتہار کے ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب پیٹ کی بیماری میں اور دوسرے خطرناک عوارض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے اور مولانا ثناء اللہ مرحوم اس کے بعد ایک عرصہ تک زندہ و سلامت رہے۔ اس طرح مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے کاذب و مفتری ہونا متحقق و ثابت ہو گیا قادیانیوں کا یہ حیلہ کہ اشتہار الہامی نہیں تھا بیکار ہے۔ الہامی نہ

مانا جائے تو پھر ان کے مسیح موعود و نبی کا دعائیہ اشتہار ہے جس کا صادق ہونا ضروری تھا۔ (اور ہاں درخواست تو بارگاہِ خداوندی میں قبول ہو گئی۔ جو سچا تھا اس کی زندگی میں جھوٹا ہلاک ہو گیا۔)

اسی طرح مولانا محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے متعلق مرزا آنجہانی کی پیشین گوئیاں جھوٹ نکلیں۔

۶۔ اسلامی شریعت میں جہاد کا بھی حکم ہے جو منسوخ نہیں ہو سکتا۔ مگر قادیانی نظریہ میں جہاد کا حکم خراب تھا جس کو مرزا صاحب نے منسوخ کر دیا۔

(ملاحظہ ہو شہادت القرآن وغیرہ)

۷۔ اسلامی شریعت کے حساب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کے قریب زمین پر اتریں گے مگر قادیانی نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت آچکی اور ان کے مرزا ہی مسیح موعود بھی ہیں۔ مرزا کا مشہور شعر ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

۸۔ مسلمانوں کے نزدیک قرآن و حدیث کا جو مطلب و مفہوم صحابۂ کرام اور اسلافِ امت نے سمجھا وہی حق ہے اور دجال و یاجوج وماجوج اور مہدی کے بارے میں جو کچھ علمائے کرام نے احادیث طیبہ کی روشنی میں بیان کیا وہی صحیح ہے مگر قادیانی صاحبان اپنے مرزا کے بیان کئے ہوئے مطلب کو ہی صحیح مانتے ہیں۔ وہ ریل کو دجال

کا گدھا بتاتے رہے اور اس پر خود بھی سواری کرتے رہے۔

۹۔ اسلامی شریعت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی بشارت یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کا مصداق ان کے مرزا ہیں یہ موٹے موٹے فرق لکھے گئے ورنہ مختصر الفاظ میں سمجھ لیں کہ قادیانی امت مسلمانوں سے الگ گروہ ہے۔ ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

ایک لطیفہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مبلغ دین اور اسلامی مجاہد تھے۔ انھوں نے ایک دن اعلان کرا دیا کہ آج اللہ کی تقریر ہوگی۔ لوگوں کو حیرت تھی کہ مولانا یہ کیسا اعلان کرا رہے ہیں۔ بہت بڑا مجمع اکٹھا ہوگیا۔ مولانا نے فرمایا کیوں جب غلام احمد اپنے نام سے مضاف ہٹا کر احمد بن گیا اور اپنے پر آیت کو چسپاں کرلیا تو میرے نام عطاء اللہ سے عطا حذف کرکے مجھے اللہ سمجھ لے اور پھر یہ اعلان تسلیم کرلے کہ اللہ نے اس کو نبی نہیں بنایا۔ تو وہ نبوت کا دعویٰ کرکے دنیا و آخرت کی رسوائی کا سامان کیوں کر رہا ہے۔

آخری گذارش

قصرِ نبوتِ محمدی پر حملہ کرنے والے مرزائی باغیوں سے مسلمانوں جیسا سلوک جائز نہیں ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرنے والے اسلام کے دشمن ہیں۔ خوب سمجھ لیجئے کہ حضرت محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد کسی بھی مدعیٔ نبوت کو تسلیم کرنا یا اس کو مصلح و ہادی ماننا اسلام کے دامن کو چھوڑ دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین کے خلاف اٹھنے والے فتنوں سے بچائے اور فتنہ انگیزوں کو بھی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

سبحان ربّ العزّۃ عما یصفون و السلام علی المرسلین والحمد للہ ربّ العٰلمین

کتبہٗ

امام علی دانش عفی عنہ
صدر المدرسین
ادارہ محمودیہ محمدی
ضلع لکھیم پور۔ کھیری

۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

تمت بالخیر

عالمِ اسلام کا متفقہ فیصلہ

۱۰۴ ملکوں کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے اپنی عظیم الشان کانفرنس منعقدہ ۶ تا ۱۰ - اپریل ۱۹۷۴ء بمقام مکۃ المکرمہ متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی "قادیانیت وہ باطل مذہب ہے جو اپنے ناپاک اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ اس کی اسلام دشمنی ان چیزوں سے واضح ہے۔

۱۔ مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت۔

۲۔ قرآنی نصوص میں تحریف کرنا

۳۔ جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

قادیانیت (بنام سلسلۂ احمدی) برطانوی استعمار کی پروردہ ہے اور اس کے زیر سایہ سرگرم عمل ہے۔ قادیانیوں نے امت مسلمہ کے مفادات سے ہمیشہ غداری کی ہے اور استعمار وصیہونیت سے مل کر اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کیا ہے اور یہ طاقتیں اسلامی بنیادی عقائد میں تحریف وتغیر اور ان کی بیخ کنی میں مختلف طریقوں سے مشغول ہیں۔ اس لئے مرزائیوں سے مکمل عدم تعاون اور اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے کوئی رشتہ ناطہ نہ رکھا جائے۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ ان کی نماز جنازہ پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

مولائے کریم پوری امت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

چند نظمیں

۴ جون کو قصبہ محمدی میں بہ سلسلۂ تحفظ ختم نبوت ہونے والے اجلاس میں پڑھی گئیں

(۱)

ہیں محمد ﷺ بلاشک نبی آخری
خاتم الانبیاء ہیں یقیناً وہی

دین کامل کی نعمت انھیں کو ملی
ختم ہو گی نہ قرآن کی روشنی

ساقیِ حوض کوثر کریں گے کرم
دور کر دیں گے وہ حشر کی تشنگی

رہبری ان کی کافی ہے سب کیلئے
ہیں وہی واقعی رہنما دائمی

دینِ اسلام کا اس کو باغی کہو
اب نبوت کا جو شخص ہے مدّعی

جو نبوت کے جھوٹے علمدار تھے
عزم صدیق رضؓ نے ان کی جڑ کاٹ دی

وہ محمد ﷺ کا دشمن ہے اے مومنو!
قادیانی جو ہے فرقۂ غلمدی

اس کی باتوں میں افضل نہ کوئی پھنسے
کر رہا ہے جو دجّال کی پیروی

(۲)

دجّال کے چیلے پھرتے ہیں ایمان بچاؤ اے لوگو — قرآن و حدیث نبوی کو سینے سے لگاؤ اے لوگو
اللہ کے اصلی پیغمبر جتنے بھی ہیں وہ سب سچے ہیں — تم نقلی نبی کی باتوں میں ہرگز نہ آؤ اے لوگو
اسلام ہی دینِ کامل ہے سیرت ہے نبی کی اسکا بیاں — قانونِ خداوندی کو تم ہرگز نہ بھلاؤ اے لوگو
اب وحیٔ خدا کو لیکر جبریل نہ ہرگز آئیں گے — اب وحی کے دعویداروں سے دامن کو بچاؤ اے لوگو
اصحابِ نبی نے مٹایا تھا جس طور سے فتنۂ باطل کو — حق راہ پہ چلکر دنیا کو فتنوں سے بچاؤ اے لوگو
لندن سے چلا ہے اک فتنہ آیا ہے دوبارہ بھارت میں — جو آگ ہے بھڑکی فتنہ کی تم اس کو بجھاؤ اے لوگو

پھر کفر کی ظلمت بڑھنے لگی آنی ہے قیامت اے دانش
ایمان کی شمعوں کو اپنے سینوں میں جلاؤ اے لوگو!

(۳)

آدمؑ سے محمدؐ تک آئے جتنے بھی نبی وہ سچے ہیں — گلزار نبوت کے غنچے ہر قوم میں آکر مہکے ہیں
آقائے مدینہ پر رب نے تکمیلِ نبوت فرمادی — بنتے ہیں نبی بھی اب جعلی دجال کے چیلے پھرتے ہیں
ہیں دینِ محمدؐ کے دشمن اسلام کا جو پھونکیں گلشن — ہم اس کی نہ ہرگز مانیں گے جو دین بدلتے رہتے ہیں
انگریز، یہود و عیسائی آپس میں بنے ہیں سب بھائی — کچھ بھی وہ کریں کچھ خوف نہیں ہم اپنے خدا سے ڈرتے ہیں

قرآن و حدیث نبوی کا قانون نہ بدلا جائے گا
جو اس کو بدلتے ہیں دانش طاعون میں پھنس کر مرتے ہیں

فہرست مضامین